بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

شاہ سعود کے بعد ہی شاہ و ملکۂ ایران کی ہند میں آمد۔ ہند اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے باہمی دوستانہ تعلقات کے لئے ایک بڑی اچھی اور عمدہ فال ہے۔ ہند اور ایران ایک دوسرے سے اتنے قریب ہیں کہ ایک ہی باپ کی اولاد معلوم ہوتے ہیں۔ ایران کی زبان۔ کلچر۔ تہذیب کے نقوش اس ملک کے در و دیوار پر نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ہند کے علوم و فنون۔ اس کے فلسفہ و شاعری اور زبان کے نمایاں اثرات ایران کی تاریخ میں ثبت ہیں۔ ہم شاہ و ملکۂ ایران کو اخلاص و محبت کے جذبات کے ساتھ خیر مقدم کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہند و ایران کے باہمی دوستانہ تعلقات زیادہ گہرے، پائدار اور مستقل ہوں اور اس کا فائدہ تمام ایشیا کو پہنچے۔

اگر آپ کسی سے پنجابی میں گفتگو کر رہے ہیں تو سننے والا آپ کو کیا سمجھے گا؟ یہی نا کہ آپ پنجابی ہیں۔ اسی طرح بنگالی زبان میں بولئے تو آپ بنگالی۔ مرہٹی میں تقریر کیجئے تو مہاراشٹرین۔ تامل یا ملیالم میں خطاب کیجئے تو آپ مدراسی ہی سمجھے جائیں گے یا کچھ اور؟ لیکن اگر آپ اردو میں بول رہے ہیں تو سننے والا آپ کو کیا سمجھے گا؟ عرب۔ ایرانی۔ تورانی۔ چینی۔ یوروپین۔ امریکن۔ روسی؟ ہرگز نہیں! اچھا تو پھر کیا وہ یہ بتا سکے گا کہ آپ ہندوستانی ہیں یا پاکستانی ہیں اور اگر ہندوستانی ہیں تو یوپی کے رہنے والے ہیں یا بہار کے۔ پنجاب آپ کا وطن ہے یا بنگال۔ بمبئی سے آپ کا تعلق ہے یا گجرات سے! جی نہیں۔ صرف آپ کی زبان سن کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا کہ آپ ہیں کس صوبہ کے رہنے والے۔ البتہ ایک بات وہ پوری قطعیت کے ساتھ کہے گا اور وہ یہ کہ آپ ہندوستانی ہیں۔ (یعنی برصغیر ہند و پاک میں سے کسی جگہ کے رہنے والے) اور یہ بالکل ٹھیک ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل اگر آپ کسی شخص کو انگریزی میں بولتا ہوا سنتے ہیں تو اس کے لب و لہجہ شکل و صورت اور اس کی وضع قطع کی روشنی میں تو بیشک آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس ملک کا باشندہ ہے۔ لیکن اس کی زبان انگریزی کی بنیاد پر اس کی قومیت اور وطنیت کا تعیّن نہیں کر سکتے۔ یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ انگریزی زبان اب اس قدر عام اور ہمہ گیر ہو گئی ہے کہ ہر ملک و قوم کا آدمی اس میں